69742 ـ ایڈز كا مريض شخص ایڈز كى مريضہ عورت سے شادى كر سكتا ہے

سوال

ميرا سوال بھى سوال نمبر (11137) كے مشابہ جس ميں ایڈز كے مرض كے شكار شخص سے شادى كرنے كا حكم دريافت كيا گيا ہے، ميرى حالت بھى تقريبا اسى كے مشابہ ہے ميں ايك ايسى عورت سے شادى كرنا چاہتا ہوں ڈاكٹروں كى تشخيص كے مطابق اسے ایڈز كى بيمارى لاحق ہے، اور يہ وائرس بہت ہى كم ہے حتى كہ اس كا منكشف ہونا ممكن نہيں.
مذكورہ عورت نے پہلے بھى شادى كى تھى اس كا ايك چار سالہ بچہ بھى ہے، ان دونوں كو يہ وائرس منتقل نہيں ہوا، مجھے علم ہوا ہے كہ كچھ علماء كرام ايسى شادى كو حرام كہتے ہيں، اور كچھ اس كى اجازت ديتے ہيں، آپ نے اس سوال كا جواب ديتے ہوئے اسے طرفين كے علم سے مشروط كيا ہے، ليكن ميرے درج ذيل سوالات ہيں:
اول:
اگر اس كے تعلقات ميں بچاؤ اختيار كيا جائے تو كيا اس كے شادى كرنا جائز ہے ؟
دوم:
اگر دونوں جماع اور وطئ نہ كرنے پر متفق ہوں تو كيا ايسى عورت كے ليے شادى كرنا جائز ہے ؟
سوم:
كيا اس عورت كے ليے كسى ايسے شخص سے شادى كرنا جائز ہے جو اللہ كو راضى كرنے كے ليے اس عورت كى خواہش پورى كرنا چاہتا ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (11137) كے جواب ميں ایڈز كے مريض سے شادى كرنے كا حكم بيان كيا جا چكا ہے، وہاں ہم يہ كہہ چكے ہيں كہ:

" شادى اسى صورت ميں كى جائيگى جب اپنى حالت كو بيان كر ديا جائے كہ مجھے فلاں فلاں مرض لاحق ہے، اگر وہ اس پر راضى ہو جائيں تو ٹھيك ہے وگرنہ شادى نہيں كر سكتا؛ كيونكہ جب وہ اپنى حالت كو چھپائےگا تو يہ انہيں دھوكہ دينے كے مترادف ہے، اور فراڈ كر رہا ہے.

كيونكہ ہو سكتا ہے اس عورت كى بيمارى اس كے خاوند كو لگ جائے، يا پھر خاوند كى بيمارى بيوى ميں منتقل ہو

جائے، اور اسی طرح ان کے بعد انکی اولاد کو بھی لگ سکتی ہے لیکن اگر وہ آپ کے ساتھ شادی کرنے پر راضی ہو اور اللہ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہوئے شادی کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں "

سائل کے لیے کسی تندرست یا مریض عورت سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ سائل شادی سے قبل اسے اپنی بیماری کے بارہ میں واضح طور پر بتا دے، اور اگر عورت اور اس کے گھر والے شادی پر موافق ہو جائیں اور آپ دونوں مباشرت کی رغبت رکھتے ہوں تو بیماری سے بچاؤ کے لیے آپ کنڈوم استعمال کر سکتے ہیں.

ملك سعود یونیورسٹی میں شعبہ متعدی امراض کے چئیر مین اور مشیر ڈاکٹر عبد اللہ الحقیل کا کہنا ہے:

" ایڈز کی بیماری کے شکار شخص کی شادی میں بہت مشکلات ہیں؛ کیونکہ یہ بیماری دوسروں میں منتقل ہونے کا رئیسی سبب جنسی تعلقات قائم کرنا ہے، اور اس بیماری کا شکار خاوند یا بیوی جنسی تعلقات قائم کرتے وقت کنڈوم استعمال کرے تو بیماری کے عدم انتقال سے بہت زیادہ بچاؤ ہو سکتا ہے.

لیکن دوسرے فریق چاہے وہ مرد ہو یا عورت کو اس کا مکمل عمل ہونا چاہیے کہ جس چیز کا وہ مستقبل میں منتظر ہے اس کے لیے مشکلات ہونگی "

ماخوذ از: جريدة الوطن عدد نمبر (522) سال دوم بروز منگل 21 ذوالحجہ 1422ھ الموافق 5 مارچ 2002 میلادی.

ازدواجی زندگی صرف مباشرت و جماع کا نام نہیں، اس لیے اگر آپ دونوں جماع نہ کرنے پر متفق ہوں تو آپ اس عورت سے شادی کر سکتے ہیں، کیونکہ مرد کو عورت یا عورت کو مرد کی صرف جنسی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت سارے امور ہوتے ہیں جس کی بنا پر مرد و عورت آپس میں شادی کرتے ہیں، مثلا دیکھ بھال اور حفاظت اور نان و نفقہ اور انس و محبت اور اطاعت و فرمانبرداری پر ایک دوسرے کی معاونت.

بلکہ طرفین میں سے کسی ایك کی محبت دوسرے کو شادی کرنے پر آمادہ کرتی ہے، اور اسی طرح اس چھوٹی لڑکی کی شادی جو جماع کی متحمل نہیں ا سکا نکاح بھی شرعی ہو چاہے ان میں جماع نہ بھی ہو.

اس بنا پر آپ دونوں کی شادی اور جماع نہ کرنے میں متفق ہونے پر کوئی حرج نہیں.

جمہور علماء کرام کے ہاں تو عقل و دانش والے شخص کا مرض الموت میں شادی کرنا صحیح ہے، اس حالت میں اسے جماع کی کیا ضرورت ہے جس کی بنا پر وہ شادی کریگا بلکہ وہ تو اپنی دیکھ بھال کے لیے شادی کر رہا ہے ؟!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک مریض نے بیماری کی حالت میں شادی کر لی تو کیا یہ عقد نکاح صحیح ہو گا ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" مریض کا نکاح صحیح ہے، جمہور علماء کرام صحابہ کرام اور تابعین عظام کے قول کے مطابق عورت وارث ہوگی اور بالاتفاق مہر مثل کی مستحق ہوگی، اس سے زیادہ کی نہیں " انتہی

دیکھیں الفتاوی الکبری (3 / 99).

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے:

" " مریض کا نکاح صحیح ہے، جمہور علماء کرام صحابہ کرام اور تابعین عظام کے قول کے مطابق عورت وارث ہوگی اور بالاتفاق مہر مثل کی مستحق ہوگی، اس سے زیادہ کی نہیں " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (5 / 466).

واللہ اعلم .